SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, December 20, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty five minutes after four of the clock in the evening, with Mr.Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمان الرحيم

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ج
فَأَنْبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ج مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوْا
شَجَرَهَا ط ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝ أَمَّنْ
جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ أَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ
وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ط ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط بَلْ
أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ
وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْأَرْضِ ط ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط
قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, December 20, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty five minutes after four of the clock in the evening, with Mr.Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمان الرحيم

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ج
فَأَنْبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ج مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوْا
شَجَرَهَا ط ءَ إِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝ أَمَّنْ
جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ أَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ
وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ط ءَ إِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط بَلْ
أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ
وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْأَرْضِ ط ءَ إِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط
قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝

ترجمہ : (لوگو) (دیکھو تو) کس نے آسمان و زمین بنائے اور (کس نے) تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا؟ (ہم نے) پھر ہم نے اس کے ذریعہ پررونق باغ اگائے (ورنہ اس زمین اور بارش کے باوجود) تمہارا کام نہ تھا کہ تم اس سے درختوں کو اگاتے - (اب سوچو) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے ؟ (اے رسول ان کے پاس اس کا کچھ جواب نہیں) حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ راہ (حق) سے اعراض کرتے ہیں(دوسروں کوخدا کے برابر ٹھہراتے ہیں)

بھلا (بتاؤ تو) کس نے زمین کو (جائے) قرارو قیام بنایا اور (کس نے) اس کے درمیان میں نہریں بنائیں اور(کس نے) اس (زمین کو ٹھہرانے) کے لئے بھاری پہاڑ بنائے اور (کس نے) دو دریاؤں کے درمیان (ایک لطیف) حجاب بنایا - (اب بتاؤ) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے (ان کے پاس اس کا بھی جواب نہیں - اے (رسول) حقیقت یہ ہے کہ ان میں اکثر (بات) سمجھتے ہی نہیں -

(ان سے پوچھیئے) بھلا مضطرب کی التجا کو جب وہ اسے پکارتا ہے کون سنتا ہے اور (کون اس کے) دکھ درد کو دور کرتا ہے اور (کون) تم کو زمین پر (گزشتہ امتوں) کا جانشین بناتا ہے (پھر پوچھیئے) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے (تم جواب کیا دو گے) تم لوگ غور ہی بہت کم کرتے ہو -

----

جناب چیئرمین : جزاک اللہ ، اب بشیر صاحب کا حلف ہوگا - بشیر صاحب یہاں تشریف لے آئیں -

(معزز ممبر جناب بشیر احمد نے حلف اٹھایا)

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

Mr. Chairman: I will now announce the panel of presiding officers for this session. In pursuance of Sub Rule (1) of Rule 14 of

the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I nominate the following members in order of precedence to form a panel of presiding officers for the first session of the Senate of Pakistan.

1. Mr. Muhammad Zafar-ul-Haq
2. Syed Faseih Iqbal
3. Syed Abdullah Shah

OBITUARY

Ch. Amir Hussain: Mr. Chairman Sir, with a heavy heart I rise to pay homage to the memory of our two colleagues, Senator Alhaj Pir Syed Muhammad Shah Jilani and Mr. Mahmood Ahmad Minto, who expired in the second week of this month. Late Pir Sahib was a descendant of Shaikh Abdul Qadir Jilani and *Sajada Nashin* of *Dargah Gambut Sharif* in Khairpur District. He was a straightforward, kind hearted colleague and a friend who devoted his entire life for religious guidance and promotion of Islam. He was chief patron of *Madrasah Murtaza Kadria* who produced a number of outstanding qualified religious scholars. His sudden demise is a great loss to the nation in general and to the people of his area in particular. Sir, late Mr. Mahmood Ahmad Minto who was a staunch follower of the father of the nation played an active role in the Paksitan Movement. Throughout his life he took special interest in the welfare of the poeple, particularly the Muslims of South Asia Sub-Continent. He was a Member of *Majlis-e-Shoora* from 1982 to 1985 and was elected to the Senate in 1988 for a term of 6 years. His contribution in the proceedings of the Senate was always outstanding. He has left us at a time when his services were most needed. Sir, to pay homage to the departed soul I move this. The House places on record its profound sense of sorrow and griefover the sad

demise of Senator Alhaj Pir Syed Muhammad Shah Jilani and Senator Mahmood Ahmed Minto. Their sad demise is a great loss to the country. This House wishes to convey heartfelt sympathy and condolence to the members of the bereaved families. This House also offers *Fateha* for the departed souls and prays to the Almighty that they may rest in eternal peace. I also move that the House be adjourned in the memory of the departed souls. Sir, our Ex-Member Parliament Mr. Zain Noorani also expired a couple days ago, *Fateha* may also be offered for him.

جناب چیئرمین : کوئی اس پر ....

جناب بوستان علی ہوتھی : پوائنٹ آف آرڈر ، میں نے اس سلسلے میں تعزیت کی دو قراردادیں دی تھیں ...

جناب چیئرمین : قرارداد تو ایک ہی ہوگی آپ اس پر کچھ کہیں -

جناب بوستان علی ہوتھی Movers: میں میرا بھی نام ہے - مجھے بھی پڑھنے کی اجازت دی جائے -

جناب چیئرمین : میرے خیال میں تعزیت کی قرارداد ایک ہی ہونی چاہیئے - آپ ویسے بات کرنا چاہیں - تو ضرور کریں -

جناب بوستان علی ہوتھی : میں کروں گا - میں یہ چاہتا ہوں کہ میری قرارداد پڑھنے کی اجازت دی جائے - میری بھی movers میں آئے -

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے قرارداد ایک ہی ہو - آپ اپنی قرارداد بھی ان کو دے دیں - اگر کوئی چیز رہ گئی ہو تو وہ بھی ڈال دیں گے -

جناب بوستان علی ہوتھی : میں نے آپ کے سینٹ سیکرٹریٹ کو دی ہوئی ہے ۔

جناب عبدالرحمان جمالی : فاتحہ پڑھ لیں ۔

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے کوئی اگر کچھ کہنا چاہے تو کہہ دے پھر بعد میں فاتحہ ہوگی ۔ میرا خیال ہے قرارداد ایک ہی ہوگی ویسے آپ بے شک فرمائیں ۔

جناب بوستان علی ہوتھی : میں بولوں گا جناب چیئرمین صاحب ! آج بڑے افسوس کا مقام ہے ہمارے دو سینیٹرز حضرات خواجہ محمود احمد منٹو ، پیر محمد شاہ جیلانی آف پیر گھمبٹ شریف جو علالت کی وجہ سے انتقال کر گئے اور ہم سے جدا ہو گئے ۔ جہاں تک محمود احمد منٹو صاحب کا تعلق ہے محب وطن ، نظریہ پاکستان پر یقین رکھنے والے اور بابائے قوم حضرت قائداعظم کے ساتھ انہوں نے تحریک پاکستان میں نمایاں کردار ادا کیا تھا اور مجھے خاص طور پر اس بات پر فخر ہے کہ ہم نے محمود احمد منٹو کے ساتھ نوجوانی میں بطور ایک مسلم لیگی ورکر کام کیا ہے ۔ انہوں نے ہمیشہ اولیت نظریہ پاکستان کو دی ہے ۔ نظریہ اسلام کو دی ہے کبھی بھی انہوں نے اپنے گھر کو یا اپنے خاندان کو یا کسی اور لالچ یا کسی اور چیز میں آ کر اپنے اصولوں کو نہیں چھوڑا۔ ہمیشہ اصول پر کاربند رہے اور آخری وقت تک اسی پارٹی میں شامل رہے جس نے پاکستان بنایا تھا ۔

جناب چیئرمین صاحب ! جہاں تک پیر گھمبٹ صاحب کا تعلق ہے وہ بھی ہمارے صوبہ سندھ سے تعلق رکھتے ہیں ۔ انہوں نے بھی اور ان کے آباؤ اجداد نے بھی مذہب اسلام اور فروغ اسلام کے لئے بڑی جدوجہد کی ہے ۔ مسلم لیگ میں رہے ہیں اور وہ مسلم لیگ کے سینیٹر بھی تھے اس لئے میری اس ہاؤس سے یہ گزارش ہو گی کہ اس ہاؤس میں ان دونوں حضرات کے نام پر ایک سندھ کے اندر اور ایک یہاں کوئی ایسی چیز بنائی جائے جس سے تاقیامت ان کا نام حیات رہے ۔ کیونکہ ان کی پاکستان کے لئے اور مذہب کے لئے قربانیاں بے تحاشا تھیں ۔ لہٰذا میری تو ایک suggestion یہ ہو گی Law Minister صاحب سے کہ اس قرارداد کے اندر کوئی نہ کوئی یادگار چیز ان کے نام پہ موسوم کی جائے تا کہ لوگوں کو نظریہ پاکستان اور نظریہ اسلام کے اوپر کام کرنے کی زیادہ ہمت ہو کہ بھئی مرنے کے بعد بھی ہمیں یاد کیا جاتا ہے ۔ آخر میں ان کے پسماندگان کو اور ان کے گھر والوں کے لئے تعزیت کروں گا ۔ بہت شکریہ

جناب **چیئرمین** : جی جناب شہزاد گل صاحب -

جناب **شہزاد گل** : جناب والا! جہاں تک تعزیتی قرارداد پیش ہوئی ہے اس کی تو ہمارا سارا ہاؤس حمایت کرے گا اور میں بھی حمایت کرتا ہوں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے - جہاں تک گیلانی صاحب کا تعلق ہے میری اس کے ساتھ ذاتی شناخت وغیرہ نہیں تھی - اس کے متعلق تو میں کچھ زیادہ نہیں کہہ سکتا- البتہ منٹو صاحب جو تھے اگرچہ وہ ایک کٹر مسلم لیگی تھے اور میرے اور اس کے درمیان نظریاتی ، سیاسی اختلافات تھے اس کے باوجود ایک وقت ایسا تھا کہ ہم نے ایک ساتھ کام کیا تھا اور اس کے ناطے سے میں اس کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ایوان کے سامنے کھڑا ہوا ہوں - میرے خیال میں سارے سینیٹر صاحبان اور آپ کو جناب والا! یاد ہو گا کہ 23 مارچ 1973ء لیاقت باغ کا واقعہ ہوا تھا - پی این اے تشکیل پائی تھی اور پی این اے نے پاکستان کی سطح پر حکومت کے خلاف جمہوری حقوق کے لئے ، آئینی حقوق کے لئے جدوجہد شروع کی تھی اور اس سلسلے میں لیاقت باغ میں ایک احتجاجی جلسہ منعقد ہونا تھا - ہم سرحد سے ہزاروں کی تعداد میں نیشنل عوامی پارٹی کے کارکن اپنے قائد خان عبدالولی خان کی رہنمائی میں یہاں پر آئے - وہ لمبی داستان ہے کہ ہم پر راستے میں کیا کچھ نہیں گزری لیکن جب ہم لیاقت باغ پہنچے تو منٹو صاحب کا مکان جو تھا وہ لیاقت باغ کے قریب واقع تھا اور کالج روڈ پر تھا تو جلسے کے شروع ہونے سے پہلے ، لیڈر صاحبان جو تھے وہ منٹو صاحب کے مکان میں جمع ہوئے تھے کہ جب جلسہ شروع ہونے لگے تو لیڈر صاحبان سٹیج پر جائیں - لیڈر صاحبان ابھی نہیں آئے تھے ماسوائے ہمارے قائد خان عبدالولی خان کے کہ اس دوران ہم پر مختلف اطراف سے گولیاں برسنی شروع ہو گئیں - حیات ہوٹل سے ، جنوب کی جانب سے ، کچی بستیوں سے ، اوپر جو میموریل ہے اس جانب سے ، کالج کی جانب سے ، ہر طرف سے اور ہمارے 16 کارکن جو تھے وہ شہید ہوئے - ہم اپنے لٹے قافلے کے ساتھ واپس چلے گئے اور پورے حالات بھی نہیں تھے کیونکہ 17 بسیں جل چکی تھیں اور ان کے جو مسافر تھے ان میں جو لوگ آئے تھے ،کارکن آئے تھے وہ ادھر ادھر دوڑ رہے تھے اور پیپلز گارڈ جو تھے ان کو گلی کوچوں میں ، سڑکوں میں جگہ جگہ پر مار رہے تھے - جب ہم واپس گئے تو صبح میرے لیڈر نے مجھے حکم دیا کہ آپ جائیں وہاں پر تحقیقات کریں اور لوگوں کی امداد کریں ان کے لئے قانونی چارہ جوئی ، تیمارداری ، دوائی وغیرہ جو کچھ ہو سکتا ہے وہ آپ جا کر کریں - ہم اپنے تین دیگر ساتھیوں کے ساتھ واپس راولپنڈی آئے - ہم اپنے ساتھ دو تین لاشیں لے گئے تھے لیکن وہاں جا کر ہم نے دیکھا کافی لوگ شہید کر دیئے گئے ہیں - کافی لوگ زخمی ہیں ، ہسپتالوں میں پڑے ہیں ، کافی لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے - منٹو صاحب کی جو میرے دل میں قدر اور جو عزت ہے وہ یہ تھی کہ جب ہم یہاں پر آئے تو ہمارے 400 سے زیادہ کارکن جو تھے ، جو مختلف راستوں میں ، یعنی کوئی بھی اگر وہ جلسے کے لئے نہیں آیا تھا لیکن جو بھی پولیس کو پٹھان اور پختون بازار میں ملا اس کو گرفتار کیا گیا تھا - مختلف تھانوں میں جو روات میں ، سنگ جانی میں لوگ بند تھے - ہمارے لئے کوئی قانونی راستہ نہیں تھا - ہم کچہری میں آئے اور منٹو صاحب جو تھے وہ اٹھا اور اس نے دوڑ

دھوپ کی ہمارے ساتھ - وہ گیا ، مختلف تھانوں سے ، گرفتار شدگان کی فہرستیں تیار کیں کہ یہ یہ لوگ گرفتار ہیں آپ کے - اسی طرح جماعت اسلامی کا بھی میں معتقد ہوں - اس سلسلے میں جہاں تک یعنی لیاقت باغ کا واقعہ تھا کیونکہ وہ بھی پی این اے میں شامل تھے - تو جماعت اسلامی کے آفس میں بھی ہمارے لئے وہ جتنے زخمی تھے ہسپتال میں ، ڈسٹرکٹ ہسپتال میں ، سنٹرل ہسپتال میں تھے - 80 افراد زخمی تھے - پھر ہم نے تین چار دن یہاں پر گزارے - منٹو صاحب ہمارے ساتھ صبح سے شام تک اور جماعت اسلامی کے کارکن بھی اور جو ان کا سیکرٹری تھا ، اس وقت میں نام بھول گیا ہوں حالانکہ میرے دل میں اس واقعہ کی مناسبت سے اس کی بڑی قدر اور عزت ہے کہ اس نے ہمارے ساتھ کافی امداد کی تھی اس واقعے کے سلسلے میں - تو ہم نے اپنے زخمیوں کو یہاں سے پشاور منتقل کیا اور اسی طرح اپنے 16 آدمی شہید ہوئے تھے - وہ سولہ کے سولہ جو تھے بے گناہ نہتے شہری تھے - وفادار شہری تھے - یعنی اپنے آئینی حقوق کے لئے جدوجہد کر رہے تھے - تو اس جابر اور آمر حکمران نے ، مرد آہن اس کو کہتے تھے یعنی اس نے جو کچھ کھیل رچایا اور جو خون کی ہولی لیاقت باغ میں کھیلی گئی ، اور آج تک پاکستان کی تاریخ میں وہ واقعہ ہر جگہ اور ہر موقعہ پر دہرایا جاتا ہے تو منٹو صاحب نے میرے ساتھ یعنی اس نے جو ----- اس کے میرے تھوڑے تعلقات تھے - جب میں سینیٹر منتخب ہو کر آیا وہ پہلے سے سینیٹر تھے - وہاں پر آیا اور اس واقعے کا ذکر کیا ہم دونوں نے اس واقعے کی مناسبت سے - وہ اپنے نظریہ کے پکے تھے - کٹر مسلم لیگی تھے - اپنے نظریے پر پوری طرح قائم تھے - یہاں دو تین دفعہ ہماری تقریروں میں اگر مسلم لیگ کے خلاف کوئی بات آئی ہے تو وہ اور حسن اے شیخ اور ہمارے دوست بہرہ ور سعید صاحب پر اکثر بری لگتی ہے - کہ اگر کوئی سیاسی تنقید بھی کرے تو یہ فوراً اسی طرح منٹو صاحب تنقید کے لئے اعتراض کرتے تھے - تو اس واقعہ کی نسبت سے اس نے ہمارے ساتھ ، مظلوموں کے ساتھ ، اس وقت ہم مظلوم تھے - لیاقت باغ میں ہمارا یعنی کوئی آسرا نہیں تھا - اس نے ہمارے ساتھ جو مدد کی تھی خدا اس کو بخشے ، خدا اس کو اس کا اجر دے - یہ ہے کہ اس نے ہمارے ساتھ کافی امداد کی تھی اس کی یاد اس واقعے کی نسبت میرے دل میں ہمیشہ رہتی ہے - میں دونوں ارواح کے لئے خداوند تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے -

دوسری بات جو بتائی گئی زین نورانی کی اس میں شک نہیں کہ زین نورانی صاحب ہمارے سابق ایم این اے تھے ، اس نے جو تاریخی کارنامہ انجام دیا ہے اس کی میرے دل میں کافی عزت ہے - کہ کئی مخالفتوں کے باوجود ، امریکہ کی مخالفت کے باوجود ، پریذیڈنٹ کی مخالفت کے باوجود اس نے جنیوا معاہدے پر دستخط کئے اور یہ اس کا عظیم کارنامہ ہے جو اس نے سرانجام دیا تھا - اور اس نے اس واقعے کو افغانوں کے خون سے جو کھیل چل رہا تھا اس کو ختم کرنے کے لئے ، افغان خانہ جنگی کو ختم کرنے کے لئے ، رکوانے کے لئے اس نے اپنی جو خدمت انجام دی ہے اس کی مُجھی میں قدر کرتا ہوں - اس کو اللہ تعالیٰ اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اس کو بخش دے -

جناب چیئرمین : جی کون ، حافظ صاحب جی -

حافظ حسین احمد : بسم اللہ الرحمن الرحیم - کل من علیہا فان ---- جناب چیئرمین صاحب - آج پھر ہم ایک بار اپنے دو معزز ارکانِ سینٹ کے بارے میں تعزیت کر رہے ہیں - بدقسمتی سے کچھ عرصہ سے ہر سیشن میں ہمیں اپنے ساتھیوں کے لئے تعزیت اور فاتحہ خوانی کرنی پڑ رہی ہے - اور اس بار بیک وقت ہمارے دو معزز سینیٹر اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں -

یہ بات ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ایک اور ذات بھی ہے جس کی طرف سب کو جانا ہے اور ہمارے جو بھی اعمال ہونگے اس کی سزا اور جزا ہمیں بھگتنا ھوگی - کاروبار مملکت اور زندگی کے دیگر امور چلتے رہیں گے پچھلے سیشن میں ہمارے ایک اور معزز رکن جناب عبدالخالق خان صاحب ہم سے جدا ہوئے اور آج ان کی جگہ ہمارے ایک اور معزز رکن بشیر احمد صاحب کی خانہ پری ہوگئی - لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ اس معزز ایوان کے لئے جہاں پہ ہمیں پیش ہونا ہے - ہم نے اپنے اعمال کے بارے میں بھی سوچنا ہوگا - ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے ایک معزز رکن پیر محمد شاہ جیلانی صاحب جن کا تعلق ایک عظیم گھرانے سے تھا - وہ سندھ میں رہتے ہوئے مرکز گریز قوتوں کے درمیان رہتے ہوئے انہوں نے مرکز پہ یقین رکھ کر ایک عظیم فرض ادا کیا اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے محترم محمود احمد منٹو صاحب جو اس ایون کے معزز اراکین میں سے تھے اور مسلم لیگ سے ان کا تعلق تھا - ظاہر ہے ان کے کردار میں اتنا ہی عرض کر سکوں گا کہ مسلم لیگ میں رہتے ہوئے وہ ہمیشہ صرف مسلم لیگ میں ہی رہے - مسلم لیگی ہوتے ہوئے انہوں نے صرف مسلم لیگ میں رہنا پسند کیا اور جناب اس وقت وزیر قانون پارلیمانی امور نے جو قرارداد پیش کی ہے میں اتنی گزارش کروں گا کہ بابری مسجد کے واقعہ کے بعد ہندوستان میں اور پوری دنیا میں ہمارے ہزاروں مسلمان بھائی شہید ہوئے - میں سمجھتا ہوں کہ اس قرارداد میں ان کے لئے بھی کچھ الفاظ ہونے چاہیئں - اور یہ معزز ایوان ان شہدا کے لئے بھی فاتحہ خوانی کرے -

جناب چیئرمین : شکریہ جناب خورشید احمد صاحب

پروفیسر خورشید احمد : بسم اللہ الرحمان الرحیم - جناب چیئرمین ! میں بھی

غم و اندوہ کے گہرے جذبات کے ساتھ اس ایوان کے دونوں معزز رکن جو ہمارے محترم بھائی بھی تھے - اور جن کی کمی اس ایوان میں کافی مدت تک محسوس ہوگی ، کے غم میں شرکت چاہتا ہوں - حقیقت یہ ہے کہ ہر فرد کے لئے ایک متعین وقت ہے - کل نفس ذائقۃ الموت لیکن انسان موت کو بھولا رہتا ہے اور یہ مواقع ہم سب کو اس بات کی یاد دہانی کراتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کی مہلت متعین اور محدود ہے - اور کامیاب وہی ہے جو حق پر قائم رہے - جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وفادار رہے ، اور جو ایسے کام کرے کہ جو اس کے پیچھے بھی صدقہ جاریہ کی طرح موجود ہو - مجھے پیر آف گھمبٹ صاحب سے ملنے کا موقع اس ایوان میں آنے کے بعد ملاوہ اس پہلے گروپ میں شامل تھے جس نے 1985ء میں اس ایوان میں شرکت کی ، ان کی سادگی ، ان کی محبت ، ان کی شفقت ، اب تو ایک عرصہ سے وہ نہیں بولا کرتے تھے - لیکن شروع کے سال انہوں نے کئی بار بحث میں حصہ لیا - اور بڑے پیارے اور منفرد انداز میں حصہ لیا - حقیقت یہ ہے کہ ان کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ دل میں اترتے تھے - اور وہ سندھ کی کہاوتوں اور واقعات کے ذریعے سے اپنی بات کا بڑی حسین انداز میں اظہار کیا کرتے تھے - مجھے یاد ہے کہ شریعت بل کے سلسلے میں ہمیں بار بار ان سے ملنے ، بات چیت کرنے کا موقع ملا اور انہوں نے ہمیشہ یہ بات کہی کہ میرا تعلق چاہے کسی پارٹی سے ہو ، چاہے میں حزب اقتدار میں ہوں یا حزب اختلاف میں ہوں لیکن شریعت اور اس کی بالادستی وہ چیز ہے جس کے لئے میں ہمیشہ ساتھ دوں گا خواہ کوئی اس پر خوش ہو یا ناخوش اور انہوں نے ہمیشہ اپنی بات کو سچا کر دکھایا اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے -

جناب محمود احمد منٹو صاحب ، حقیقت یہ ہے کہ میں ان کو تحریک پاکستان کے ہیرو اور اس کی ایک زندہ نشانی کی حیثیت سے ہمیشہ دیکھتا رہوں گا - میرے لئے وہ بڑے بھائی کی مانند تھے اور حقیقت یہ ہے کہ آخری وقت تک انہوں نے شفقت اور بڑے بھائی کے کردار کو نبھایا ، آخری مرتبہ جب میں ان سے ملنے کے لئے ہسپتال گیا تو ان کی زبان پر لکنت تھی - ان کے لئے لوگوں کو پہچاننا مشکل تھا لیکن اس وقت بھی اسی محبت اسی شفقت اور اسی برادرانہ انداز میں انہوں نے چند کلمات کہے جو میرے دل پر آج بھی نقش ہیں - منٹو صاحب نے سیاسی حیثیت سے قانون کے میدان میں اپنا منفرد کردار ادا کیا لیکن اس ایوان میں جس جرات اور بے باکی کا انہوں نے مظاہرہ کیا اس سے ہم سب بے حد متاثر ہیں - میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ہمارے ان دونوں بھائیوں کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے - ان کی نیکیوں کو قبول کرے - ان کی لغزشیں دور فرمائے - ان کے لواحقین کو صبر جمیل دے - اور قوم اس سانحہ میں اس حادثے میں شریک ہے - وہ تو اپنے

مقصد میں کامیاب ہوئے ، خسارے میں وہ ہیں جو پیچھے رہ گئے ۔

جناب چیئرمین : شکریہ عبداللہ شاہ صاحب

Syed Abdullah Shah: I would like to associate myself with the motion moved by the honourable Minister for Law and Parliamentary Affairs on the sad demise of our two revered colleagues. I knew Sain Muhammad Shah personally because he comes from my province and his services to his followers and to the poeple of Sindh will remain part of Sindh's history. He was very learned, kind, good hearted, God fearing person and with all his ability he guided his *Mureeds*. He remained in our party also i.e. Pakistan People's Party and his son was a member of the Provincial Assembly when I was a member of Provincial Assembly of Sindh and that is how I knew this family very well. I express my heartfelt sorrow on his sad demise and pray to Allah that his descendants should be able to bear this irreparable loss. Similarly, Sir, I express my heartfelt grief on the sad demise of Senator Minto. My collegues have already stated his services that he rendered for Pakistan and this country. Not only this House or the Parliament as a whole but Pakistan as a nation will be poorer by the loss of these two learned Senators.

In the passing manner, because references were made to the killings in India of our Muslims brethren on the issue of Babri Mosque, I will be failing in my duty if I don't mention that this Government failed to protect the rights of the minorities in Pakistan. As Muslims it was our duty to see that nothing happens to the sacred places of the non-Muslims in Pakistan and in this way we have weakened our case in the world and we should express our sympathies with those non-Muslims also who lost their lives in Pakistan. This was

our religious duty to protect them. And when we talk about the death of Muslims in India we cannot forgive the brutal killings in Bosnia and also in Somalia, of our Muslim brethren and we should all offer *Fateha* for all of them. I associate myself with the expressions of the House and pray that the descendants of the Senators will be able to bear this irreparable loss. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. Ishtiaq Azhar Sahib.

سید اشتیاق اظہر : جناب اپنے ماموں کے دو شعر پڑھنا چاہتا ہوں -

موت آنی ہے بشر کو موت آئے گی ضرور
یہ خزاں صحن چمن پر آکے چھائے گی ضرور
موت سے انسان کو لیکن نہ ڈرنا چاہیئے
موت کی وادی سے مردانہ گزرنا چاہیئے

میں ایک عرصہ تک خیر پور میں رہا ہوں اور اس حوالے سے پیر محمد شاہ جیلانی کی خدمات اور قربانیوں سے اچھی طرح واقف ہوں - سندھ کی سرزمین میں خیر پور کی سٹیٹ سمجھتا ہوں - وہ واحد سٹیٹ تھی جہاں لوگوں میں عصبیت کا دور دور تک چرچا اور پرچھاویں نہیں تھا - خیر پور میں مولانا اشرف علی تھانوی بھی دو مرتبہ تقریر کرنے کے لئے آئے اور جناب صادق علی انصاری نے بھی خیرپور میں خدمات سرانجام دیں اور خیرپور کے ایک فرمانروا شاعر تھے - اردو میں ان کا ایک دیوان آج بھی یہاں موجود ہے - اس سرزمین اور ماحول میں پرورش پانے والے اور پروان چڑھنے والے پیر محمد شاہ جیلانی اور ان ہی کے قرب و جوار میں ایک اور درگاہ سچل سرمست کی ہے ، وہاں کے لوگوں نے ، وہاں کے بزرگوں نے جو دینی اور عملی خدمات پیش کی ہیں وہ ہماری تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی - میں پیر محمد شاہ جیلانی کے بارے میں یہ وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ ایک اچھے انسان ، ایک اچھے عالم ، ایک باعمل کردار کے حامل تھے - اور ان کے وجود سے گھمبٹ اور نوائے گھمبٹ کے ہی نہیں پوری خیر پور کی سٹیٹ کے لوگوں کو فائدہ پہنچتا رہا ہے -

جہاں تک جناب محمود احمد منٹو کی ذات گرامی کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ

قائداعظم کے ایک سچے پیروکار کی حیثیت سے جس یکسانیت اور استقلال کا انہوں نے مظاہرہ کیا وہ ہماری قومی تاریخ کا ایک زریں باب ہے - جناب محمود احمد منٹو واقعی اس قابل تھے کہ ان کے حوالے سے کوئی نہ کوئی یادگار ضرور قائم ہونی چاہیئے - اس طرح پیر محمد شاہ جیلانی کے حوالے سے بھی کوئی نہ کوئی یادگار قائم ہونی چاہیئے - جناب محمود احمد منٹو کے بارے میں ، میں سمجھتا ہوں کہ جب کوئی بات کی جائے گی جس طرح مولانا حسرت موہانی کے حوالے سے ان کی زندگی کے واقعات اس طرح رقم نہیں ہو سکتے جب تک ان کی بیگم کا ذکر نہ کیا جائے ، بیگم حسرت موہانی کا - اور میں سمجھتا ہوں اسی طرح محمود احمد منٹو کی اہلیہ کا تذکرہ کئے بغیر ان کی زندگی ایک مکمل زندگی نہیں کہلائی جا سکتی - انہوں نے اپنی استقامت سے ، اپنے عزم سے ، اپنے حوصلہ سے ، اپنے نظریہ سے استقامت کے ساتھ وابستگی سے ایک ایسی مثال قائم کی ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری قومی تاریخ کا ہمیشہ ایک زریں باب سمجھا جائے گا - میں اس موقع پر اپنے ان دونوں معزز بھائیوں کی اموات میں ان کے اہل خانہ کے ساتھ برابر کا شریک ہوں - میری پارٹی کے ارکان بھی ان دونوں معزز سینیٹرز کے انتقال کے بعد ان کے اہل خانہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں کے حوالے سے کوئی نہ کوئی ایسی یادگار ضرور قائم ہونی چاہیئے جس سے ہم ان دونوں -----

(اس مرحلہ پر اذان کی آواز آئی)

Mr. Chairman : We will meet at 5.20 P.M. The House is adjourned.

[The House adjourned for prayers]

[The House re-assembled after interval with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.]

جناب چیئرمین : جی اشتیاق اظہر صاحب آپ ....

سید اشتیاق اظہر : میں ختم کر رہا ہوں ، میں جناب محمود احمد منٹو کے حوالے سے یہ عرض کر رہا تھا کہ ان کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ اور سب سے بڑی خوبی ان کی استقامت تھی اور اس کے ساتھ ایک حلقہ طنز و مزاح بھی ان کے اندر موجود تھا - جناب پروفیسر خورشید احمد نے اپنی ان سے ملاقات کا ذکر کیا ہے - جب وہ بیمار پڑے تو میں بھی ان کی خدمت میں حاضر ہوا تھا - اس وقت بھی ان کی بزلہ سنجی اور طنز و مزاح کا جذبہ ویسے ہی بدرجہ اتم ان کے اندر موجود تھا اور بڑے افسوس کی بات یہ ہے کہ ان کی بارگاہ سے ، ان کی درگاہ سے ، ان کے آستانے سے بہت سے مسلم لیگی نوجوانوں نے ان کی قیادت سے حوصلہ و ہمت پائی اور نیا ولولہ لیا لیکن ان کی بیماری کے زمانے میں جس طرح سے کہ ان کی قدر و منزلت ہونی چاہیئے تھی جیسا کہ آپ (چیئرمین) تشریف لے گئے ، وزیر اعظم تشریف لے گئے ، وہ لوگ جن کے بنانے میں ، جن کے کریکٹر بلڈنگ میں ان کا بہت بڑا حصہ تھا ، ان میں سے بہت سے لوگوں نے ان کے در پر ان کی عیادت کا فریضہ ادا کرنے سے گریز کرکے احسان ناشناسی کا ایک ایسا ثبوت فراہم کیا ہے جو غالباً انہی کے لئے ضرر رساں ہوگا -

میں اب زیادہ اپنے خیالات کا اظہار کرنا نہیں چاہتا ہوں لیکن چونکہ یہاں زین نورانی کا ذکر آیا ہے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ زین نورانی ، محمود ہارون اور ہم لوگ اس زمانے میں مسلم لیگ کے سرگرم کارکن تھے - جب کہ اے ایم خورشید جیسے لوگ مسلم لیگ کے نام کو استعمال کر رہے تھے - زین نورانی کی بھی خوبی یہی تھی کہ شروع سے آخیر تک وہ ایک ہی پارٹی سے وابستہ رہے اور اسی پارٹی کے ساتھ وفادار رہے اور یہ واقعہ ہے کہ انہوں نے جنیوا سمجھوتے کے حوالے سے ایک ایسا کارنامہ دیا جو تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا -

میں آخر میں جناب پیر محمد شاہ جیلانی اور ان کے حوالے سے ان کے اہل خاندان سے ، جناب محمود احمد منٹو کی رحلت کے حوالے سے ان کے اہل خاندان سے ، جناب زین نوارنی کے اہل خاندان سے تعزیت کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے - ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہماری قوم میں ان جیسے افراد کو پیدا کرنے کی صلاحیت بخشے جس کی وجہ سے تاریخ کا عمل جاری رہتا ہے - لوگ جاتے رہتے ہیں - ان کی جگہ لوگ آتے رہتے ہیں اور اس طرح

سے تاریخ کا وہ تسلسل قائم رہتا ہے جو اولاد آدم کا ورثہ ہے اور وسیلہ ہے اور اسی سے ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری قومی تاریخ اور عالمی تاریخ مرتب ہوتی رہتی ہے اور وہ سلسلہ جو ارتقاء کا ، نمو کا ، شروع سے آغاز جس کا ہوا تھا وہ باقی رہتا ہے اور ابدالآباد تک باقی رہے گا - شکریہ !

جناب چیئرمین : فصیح اقبال صاحب -

سید فصیح اقبال : جناب چیئرمین ! میں بھی ہاؤس کے اس رنج و غم کے ساتھ ہوں اور اس تعزیتی قرارداد کی حمایت کرتا ہوں لیکن ساتھ ہی میں بھی کچھ دو چار الفاظ کہنے کی گزارش کرتا ہوں اس لئے کہ پیر شاہ صاحب جب 85ء میں تشریف لائے تو میرا بھی تعلق اسی پہلے والے گروپ سے تھا - جب قربت بڑھی تو مجھے نہایت تعجب ہوا کہ بلوچستان کے بہت سے قبائل ان سے وابستہ تھے ، ان کے مرید تھے اور مجھے یہ کہنے میں تامل نہیں ہے کہ ان کے پیرخانے اور ان کے گھرانے کے دینی حیثیت میں بلوچستان پر بڑے گہرے اثرات ہیں اور ہمارے بلوچستان کے ایک نامور سردار وڈیرا نور محمد بنگزئی صاحب کو تو انہوں نے ایک وصیت کی تھی کہ ان کے احاطے میں ان کو دفن کیا جائے تو مجھے بھی ابھی خیر پور گھمبٹ فاتحہ خوانی میں جانے کا اتفاق ہوا ہے - میں نے محسوس کیا ہے کہ اس سارے سندھ کی آبادی میں بلوچستان کے بہت سے لوگ تھے - تو سندھ میں ، خدا کا شکر ہے کہ ہمارے بہت سے بزرگان دین ہیں ، سندھ خوش قسمت صوبہ ہے کہ ان کا زیادہ سندھ میں اثر تھا لیکن ان کے تمام مریدین برصغیر میں ، ایران میں ، افغانستان میں اور خصوصاً بلوچستان میں تھے -

پیر محمد شاہ صاحب نے ہمیشہ حق و صداقت کی سیاست کی بلکہ وہ سیاست میں لائے گئے - انہوں نے تمام ظلم اور جبر کے خلاف جب آواز اٹھائی تو جہاں انہوں نے دینی راستہ اختیار کیا وہاں ہمیشہ انہوں نے سچ اور اصول کی پاسداری کی - جب تک وہ ہاؤس میں آتے رہے یا پارٹی میٹنگ میں بھی ، تو انہوں نے ہمیشہ سچ کہنا شروع کیا اور ایسے خوبصورت انداز میں سندھ کی روایات کے تحت کہ انہوں نے ان وزراء اور وزیراعظم کے سامنے وہ باتیں کیں کہ میرا خیال ہے کہ یہ کسی کسی کو توفیق (ہوتی)ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کا سایہ ہمارے سر سے اٹھنا یہ ایک بڑا خلا ہے اور یہ عرصے تک پورا نہیں ہوگا -

میں شاہ محمد جیلانی صاحب کے خاندان سے دلی تعزیت کرتا ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ ان کے درجات بلند ہوں اور جوار رحمت میں ان کی جگہ ہو - جہاں تک محمود احمد منٹو صاحب کا تعلق ہے تو یہ پاکستان کے ان صف اول کے لیڈروں کی آخری نشانی کے طور پر تھے جو قائداعظم کی مسلم لیگ کے پیروکار تھے - میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے کبھی مصلحت کی سیاست نہیں کی - آپ ان کی پوری تاریخ دیکھیں - پارٹی میں جب بھی کوئی غلط بات ہوئی تو اس کو ہمیشہ انہوں نے سختی سے ڈانٹا اور روکا اور یہ خوشی کی بات ہے کہ ہماری موجودہ قیادت نے بھی اس کے باوجود کہ ان کی باتیں ناپسند ہوتی تھیں صرف اس لئے ان کو جگہ ملی کہ بھئی وہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے مسلم لیگ بنانے میں اور کشمیر کے سلسلے میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے - ان کا جدوجہد آزادی میں بہت بڑا رول ہے - قائداعظم جب دومرتبہ سری نگر تشریف لے گئے تو وہ محمود احمد منٹو صاحب کو بطور خاص یہاں سے 1941ء میں سری نگر لے گئے تھے - ہمیں منٹو صاحب نے بتایا تھا کہ جب بھی قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ اس علاقے آتے تھے مجھے ضرور بلاتے تھے اس لئے کہ انہوں نے ہر مسلم لیگ کے اجلاس میں شرکت کی لیکن انہوں نے کسی منصب کی کبھی بھی توقع نہیں کی اور نہ ہی ان کو ملا - کسی بھی الیکشن میں ان کو ٹکٹ نہیں مل سکا - اس لئے کہ مسلم لیگ اپنے اصلی ہاتھوں سے غلط ہاتھوں میں گئی اور وہ لوگ مسلم لیگ کو استعمال کرتے رہے - بدقسمتی سے مجھے یہ موقع نہیں ملا کہ میں مسلم لیگ کے بارے میں اس طرح سے کہوں لیکن وہ سچے پیروکار تھے - وہ جمہوریت کے صحیح دعویدار تھے -اور انہوں نے کبھی بھی مصلحت کی سیاست نہیں کی - ان کا یہ کام ہمارے لئے مشعل راہ ہے اور وہ قائداعظم کے ان ہی لوگوں کے پیروکار تھے - جنہوں نے جمہوریت کی اصلی روح کو سمجھا تھا - انہوں نے کبھی بھی مصلحت انگیزی کے تحت حکومت کے خلاف ساتھ نہیں دیا- انہوں نے کبھی بھی مخالفت برائے مخالفت نہیں کی - جیسے ہمارے ایک بھائی نے کہا کہ انہوں نے ہمیشہ جمہوری قدروں کی پاسداری کی - اسی طرح سے میں ان کے لئے بھی دعاگو ہوں کہ اللہ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے -

جناب والا ! ہمارے ایک اور تیسرے ساتھی زین نورانی صاحب بھی اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے - ان کا تعلق چونکہ پریس سے تھا اور یہ آپ کے علم میں انکشاف ہوگا کہ انہوں نے اپنا کیریئر ایک رپورٹر کی حیثیت سے شروع کیا - پھر انہوں نے ایک ایڈورٹائزنگ ایجنسی قائم کی اس کے بعد وہ مسلم لیگ میں بطور کارکن شامل ہوئے - انہوں نے پہلا الیکشن 1953ء میں میونسپل کونسلر کا مسلم لیگ کے ٹکٹ پر لڑا - ان کی بھی خدمات ہیں -

جناب والا ! میں ساتھ ہی ساتھ اپنے لیڈر اور صدر مسلم لیگ جونیجو صاحب کو شاباش پیش کرتا ہوں یہ جو جنیوا کانفرنس کی بات ہو رہی ہے - یہ ان کی بھی رہنمائی تھی ، یہ ان کی بھی قیادت تھی ، کہ انہوں نے جس آدمی کی وزارت خارجہ کے لئے چنا انہوں نے ایسے شخص کو چنا جو صحیح طور پر مسلم لیگی تھا اور اصولوں کا پاسدار تھا - اس نے جونیجو صاحب کی قیادت میں جنیوا معاہدے پر دستخط کے لئے جتنا کام اس ملک میں کیا اس کے لئے ان کی قیادت کو مانا اور ان کی ہی ڈائریکشن میں یہ کام بخوبی سرانجام دیا۔ میں ان کی خدمات کو بھی سراہتا ہوں - جیسے ہمارے ابھی دوسرے بھائیوں نے کہا ہے - کہ ہونا یہ چاہیئے تھا کہ جو سانحہ بابری (مسجد) ہوا ہے اور اس بارے میں جو مسلمان شہید ہوئے ہیں - ہم ان کی روح کے لئے بھی فاتحہ خوانی کریں اور چونکہ آج یہ پہلا اجلاس ہے - ورنہ یہ شاید کل یا پرسوں بھی پیش ہو سکتی ہے - لیکن اگر مناسب ہو تو یہ آپ کر لیں -

جناب چیئرمین : اخونزادہ بہرہ ور سعید -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : بسم اللہ الرحمان الرحیم - جناب چیئرمین صاحب ! آج میں اپنے ایک بہت ہی قریبی دوست ، بھائی ، راہنما اور قائد اعظم کے کارکن جناب محمود احمد منٹو کے متعلق کچھ معروضات پیش کرتا ہوں - اس سے پہلے میں پیر صاحب جیلانی جو اس ہاؤس کے رکن تھے ، ان کی وفات پر بڑے دکھ کا اظہار کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے - (آمین) -

اسی طرح سے میرے ایک اور دوست جو ہمارے بہت ہی قریبی دوست تھے اور وہ زین نورانی صاحب تھے - ان کا ذکر ہمارے ایک سینیٹر صاحب نے کیا کہ انہوں نے بہت ہی خدمات سرانجام دیں اور خاص طور پر بحثیت سٹیٹ منسٹر برائے خارجہ امور جنیوا اکارڈ میں جو نمایاں کردار سرانجام دیا وہ ہمیشہ ہمیشہ تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جائے گا - افغانستان سے جو روس کی رخصتی تھی مجھے یاد ہے کہ جنیوا اکارڈ کے بعد جب وہ روس گئے ، میں بھی ان کے ساتھ تھا - وہاں کے منسٹر نے جس طرح سے جناب نورانی صاحب کی تعریف کی وہ اس کے مستحق تھے -

جناب والا ! منٹو صاحب اگر میں کہوں کہ یہ میرے بہت ہی قریبی دوست تھے یہ کم ہے اور اگر میں یہ کہوں کہ وہ مسلم لیگ کے بہترین کارکن تھے تو یہ بھی کم ہے -

اگر میں یہ کہوں کہ وہ پاکستان پر سب کچھ قربان کرنے والے تھے تو یہ بھی کم ہے ، وہ ایک عظیم شخصیت تھے - وہ ایک بہترین دوست تھے - وہ ایک بہترین محب وطن تھے - وہ ایک لاثانی قائداعظم کے پیروکار تھے - ویسے تو لوگ رسمی طور پر کہہ دیتے ہیں کہ فلاں صاحب فوت ہو گئے ان کے خلاف یہ سہی - لیکن میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ ان کی موت سے جو خلا پیدا ہوا ہے - اس کا پر کرنا اگر ناممکن نہیں ہے تو بہت مشکل ہے - منٹو صاحب کی بیگم صاحبہ کو خدا غریق رحمت کرے ، وہ خواتین مسلم لیگ کی رہنما تھیں - منٹو صاحب نے ہمیشہ راولپنڈی میں آمریت کے خلاف جنگ لڑی اور انہوں نے کبھی بھی اس چیز کی پروا نہیں کی کہ انہیں کس قدر مصیبتیں ، صعوبتیں اور تکلیفیں برداشت کرنا پڑیں - وہ تحریک پاکستان کے سلسلے میں کافی دیر تک جیل میں رہے - وہ 1975ء کی جدوجہد میں شریک تھے - وہ ایوب خان کے خلاف تحریک میں شریک تھے اور اس کے بعد وہ دوسری تحریکوں میں صف اول میں رہے - جناب چیئرمین ! آپ بھی جانتے ہیں کہ محمود احمد منٹو صاحب میرے بہت ہی قریبی دوست تھے - میں ان کی کمی کو کبھی بھی پورا نہیں کر سکوں گا اور میں ان کی کمی کو ہمیشہ ہمیشہ محسوس کرتا رہوں گا - مجھے بڑا دکھ ہوا ہے - سید عبد اللہ شاہ صاحب نے اس المیے کے وقت پر اپنے جذبات اور لیڈر کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے ہندوؤں کے ساتھ پھر وہی محبت اور اسی رشتے کا ذکر کیا - کاش وہ اس موقع پر ذکر نہ کرتے - کروڑوں اور اربوں لیڈر میرے منٹو پر قربان ہوں - اس موقع پر اس کا ذکر کرنا میرے منٹو صاحب کی توہین ہے - یہ اس ملک کی توہین ہے - یہ ہماری توہین ہے - یہ اس موقع پر نہیں کرنا چاہیئے تھا - آئندہ جب خطاب کا موقع آئے گا میں اپنا جواب دینے کا موقع محفوظ رکھتا ہوں اور میں ایک تفصیلی جواب دونگا - میں دعا کرتا ہوں کہ ان کے لواحقین کو خدا صبرجمیل عطا فرمائے - اور ان کو خدا اپنے جوار رحمت میں جگہ دے - اور اسطرح سے زین نورانی صاحب کے بھی لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے -اور جو ہمارے بھائی ہندوستان میں ہندوؤں کے ہاتھوں شہید ہوئے ان کی خدا مغفرت کرے - اور جو مسلمان جہاں جہاں کافروں کے ہاتھوں شہید ہوگئے یا ہو رہے ہیں ان کے لئے بھی میں دعا گو ہوں - اور میں یہ کہوں گا -

(پشتو)

جناب چیئرمین : میاں عالم علی لالیکا صاحب -

میاں عالم علی لالیکا : بسم اللہ الرحمان الرحیم -

ختم ہو جائے گا جس پر نظام کائنات
پھر اس کا نام لے کر ابتدا کرتا ہوں

جناب چیئرمین صاحب ! میں غم و اندوہ کے ملے جلے جذبات کے ساتھ اپنے دو ساتھیوں اور ایک عظیم سیاسی شخصیت کے لئے جناب وزیر پارلیمانی امور صاحب کی جانب سے پیش کردہ اور ممبران سینٹ کی طرف سے پیش کردہ تعزیتی قرارداد برائے مغفرت و التوائے کارروائی امروزہ سینٹ کی بھرپور تائید کے لئے اٹھا ہوں - جناب والا ! اولاً پیر سید محمد شاہ صاحب جیلانی کی وفات حسرت آیات سے جہاں ہم ایک نیک سیرت ساتھی سے محروم ہوئے ہیں وہاں ان کی ہمارے درمیان عدم موجودگی سے روحانی برکات میں کمی کا خدشہ بجا ہے - خداوند قدوس ہمارے خدشات باطل کر دیں اور اپنے نیک بندوں کی ریاضت کے صدقے فیضان رحمت جاری و ساری رکھے -

جناب والا ! ثانیاً جناب محمود احمد منٹو صاحب کی فوتیدگی سے جہاں پاکستان اپنی تخلیق کے ایک مخلص لیڈر، نڈر ، بے باک اور محنتی کارکن ، اور غیر متزلزل نظریات کے مالک شخصیت سے محروم ہوا ہے - وہاں میں سمجھتا ہوں اور بیان کرنے میں کوئی باک نہیں سمجھتا کہ مسلم لیگ کا ایک روشن مینار منہدم ہوا ہے ---

حق رحمت کنند ایں عاشقان پاک طینت را

ثالثاً جناب والا ! جناب زین نورانی صاحب سابقہ وزیر مملکت برائے امور خارجہ کی ناگہانی وفات پر دست تاسف ملے بغیر نہیں رہ سکتا کیونکہ ان کی قابلیت ، لیاقت ، دانش ، فہم و فراست بین الاقوامی امور پر دسترس اور مملکت پاکستان کے قیام کے لئے بطور سیاسی کارکن ، بطور وزیر خارجہ گراں قدر خدمات مسلمہ ہیں اور تاریخ کا حصہ ہیں -

خاک قدس آں با آغوش تمنا گرفت
سوئے گردوں رفتند ز راہ پیغمبراں است

خدا وند قدوس مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے ، ان کی لغزشوں سے درگذر فرمائے - ورثاء کو صبر جمیل عطا فرمائے ، آمین ! اس کے ساتھ ساتھ بابری مسجد

کی وجہ سے ہندوستان اور پاکستان میں شہید ہونے والے مسلمانوں کے لئے بھی میں التجا کروں گا کہ ان کے لئے بھی مغفرت کی جائے -

جناب چیئرمین : ڈاکٹر محمد ریحان صاحب -

ڈاکٹر محمد ریحان : بسم اللہ الرحمن الرحیم ، جناب چیئرمین ! آج ہم مغموم ہیں ، غم زدہ ہیں ، کہ آج پھر ہمارے دو ساتھی جو ہمارے (colleagues) تھے ، ہم سے جدا ہوگئے ہیں اور یقیناً ہمیں اس پر بہت دکھ ہوا ہے - انسان ، جب اس کا کوئی عزیز یا رشتہ دار فوت ہو جائے اس کا ہم جماعت ہو یا اس کا کوئی قریبی ہو تو اس کے پسماندگان کا غم زدہ ہونا ایک فطری بات ہے - جناب والا1992 کا سال سینٹ کے لئے کچھ اچھا نہیں گزرا - اس سال ہمارے 9 پیارے ساتھی ہم سے جدا ہوئے ، خدا کرے کہ یہ سال جس کے اب چند روز باقی رہ گئے ہیں خیریت سے گزر جائے اور آئندہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس قسم کے غم سے محفوظ رکھے - جناب والا ! میرے ساتھیوں نے تفصیل سے اپنے جذبات کا اظہار کیا اور انہوں نے مرحومین کو خراج عقیدت پیش کیا - میں ان کے جذبات کی مکمل حمایت کرتا ہوں اور اپنے طور پر مختصراً چند باتیں جو میں ضروری سمجھتا ہوں پیر صاحب گھمبٹ شریف کے ساتھ بیٹھنے کا تو مجھے کوئی موقع نہیں ملا تھا اور خواجہ صاحب کے متعلق جہاں تک مجھے یاد ہے 69-1968ء میں جب آمریت کے خلاف تحریک چل رہی تھی اس وقت اخبارات میں ہم پڑھتے تھے اور ایک مسلم لیگی ہونے کے ناطے سے جب ہم یہ بیانات اخبارات میں پڑھتے تھے کیونکہ اس وقت ایوب خان نے خود اپنی بھی ایک مسلم لیگ بنائی ہوئی تھی اور لوگوں کی اکثریت ان کی گود میں بیٹھی ہوئی تھی - جب ایک دفعہ محمود احمد منٹو صاحب صوبہ سرحد میں تشریف لائے تھے مجھے ان کو سننے کا موقع ملا تو میرے علاوہ دوسرے لوگ بھی حیرت زدہ ہو گئے - اس وقت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے اپنی ایک جماعت کنونشن مسلم لیگ بنائی تھی اور لوگ کہتے تھے کہ یہ اس کے خلاف ہیں - ان کو کیا ہو گیا ہے - کئی لوگ اس پر تبصرے کر رہے تھے - نہ صرف وہ بلکہ میری لائین میں آخری سرے پر ایک صاحب تشریف فرما تھے ، ان کے متعلق بھی یہ تبصرہ کرتے رہے کہ ان کو کیا ہو گیا ہے - یہ تو ایسا وقت ہے کہ یہ اپنے آپ کو بنائیں ، اپنے خاندان کو بنائیں ، کچھ کما لیں ، کچھ کر لیں ، نہ ان کو کوئی ڈر لگتا ہے اور نہ انہیں کچھ ہوتا ہے ، یہ کیا بات ہے لیکن میں یہ عرض کرتا ہوں کہ انسان فانی ہے ، ایک نہ ایک دن ہم سب نے مرنا ہے - انسان مر جاتا ہے لیکن اس کی تاریخ باقی رہ جاتی ہے اور تاریخ ایسی چیز ہے جو کبھی نہیں مٹتی -

Man is mortal but history is immortal and the deeds are immortal.

وہ لوگ جو اپنے اصول اور اپنے نظریات کے پکے ہوتے ہیں وہ نہ بکتے ہیں نہ جھکتے ہیں اوراپنے اصولوں اور نظریات پر ڈٹے رہتے ہیں تو میرے خیال میں ان کا نام تاریخ میں سنہری الفاظ میں لکھا جاتا ہے - منٹو صاحب بھی ایسی ہی شخصیت کے مالک تھے - میرے اور ان کے سیاسی نظریات میں بڑا فرق تھا لیکن میرے خیال میں ہر وہ انسان چاہے وہ کسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہو چاہے وہ میری مخالف پارٹی سے تعلق رکھتا ہو لیکن اپنے نظریات کا پکا ہو اور وہ اس کو بطور تجارت اور ذاتی مفاد کے لئے استعمال نہ کرتا ہو تو میرے خیال میں ایسے لوگ خراج تحسین کے حق دار ہیں - اور نہ صرف میں بلکہ تاریخ ہمیشہ ان کو آفرین کہے گی ، قدرت کے کام ہیں کہ جاتے جاتے ایک دن ایسا آ گیا کہ منٹو صاحب جلسوں میں جو باتیں کرتے تھے اور آمریت کے خلاف ڈٹے رہتے تھے ، مجھے تو یاد نہیں ہے لیکن میرے خیال میں ان کے جو ناظرین ہیں ان میں سے کئی لوگ جانتے ہوں گے کہ انہوں نے کئی مصائب ' اور مشکلات کا بھی سامنا کیا ہوگا یقیناً وہ ایک قابل تعریف شخصیت تھے اور چلتے چلتے قدرت کا ایسا اتفاق ہوا کہ میں سینٹ میں ان کا ساتھی بن گیا اور پھر انفارمیشن اور براڈ کاسٹنگ کی کمیٹیوں میں ان کے ساتھ بیٹھنے کا شرف بھی حاصل ہوا تو میرا خیال تھا کہ شاید منٹو صاحب کس قسم کے خیالات کے مالک ہونگے لیکن ایک دو دفعہ ویمن افیئرز ڈویژن کی میٹنگ میں ان کے روشن خیالات میں نے سنے تو میں ان سے بہت زیادہ متاثر ہوا - میرے خیال میں وہ بڑے ذہین ، بڑے معاملہ فہم ، بڑے ہوشیار ، اور بڑے قابل انسان تھے وہ تاریخ کے فلسفے کے اور مذہب کے متعلق اور دوسرے علوم اور دوسری باتوں پر بڑا عبور رکھتے تھے اور انہوں نے کسی مصلحت کے بغیر کہ کوئی کیا کہے گا اپنے خیالات کا اظہار دو تین مرتبہ بڑی بے باکی سے کیا جن سے میں کافی متاثر ہوا تھا - اس وقت بھی میں نے ان سے کچھ سیکھا اور میں یہ خواہش رکھتا تھا کہ میں ان سے بہت کچھ سیکھ لوں لیکن اللہ تعالٰی کے اپنے کام ہوتے ہیں - انسان نے آخر مرنا ہے لیکن انہوں نے اپنا کردار بڑی بہادری اور بڑے اصول سے ادا کیا اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالٰی انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور جناب پیر صاحب گھمبٹ شریف ، ان کے علاوہ جناب زین نورانی صاحب مرحوم کا بھی ذکر آیا اور ان کے علاوہ جناب فخر امام صاحب کے بھائی کی فوتگی پر میں ان کے غم میں برابر کا شریک ہوں اور ان کے ساتھ اور ان کے خاندان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہوں -

جناب چیئرمین : بہت شکریہ ! جو قرارداد پیش کی گئی ہے کیا یہ آپ سب کو منظور ہے -

(قرارداد با اتفاق رائے منظور ہوئی)

جناب چیئرمین : حافظ صاحب ! آپ منٹو صاحب اور جناب زین نورانی صاحب، پیر صاحب آف گھمبٹ شریف کے لئے فاتحہ خوانی فرما دیں ،

(فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب چیئرمین : بابری مسجد کے شہدا کے لئے بھی فاتحہ خوانی فرما دیں -

(فاتحہ خوانی کی گئی)

Mr. Chairman: The House is adjourned to meet again at 4:00 p.m. day after tomorrow.

[The House adjourned to meet again at four of the clock in the evening on Tuesday, the 22nd of December, 1992]

PCPPI—56(93)Senate—6-2-93—300.